محمد حنیف ندوی

تاثرات

فلسفہ کانگرس کا نواں اجلاس ایک بار پھر نغمہ، سبزہ اور مچھلی کے مرکز بنگال میں بمقام راجشاہی یونیورسٹی منعقد ہوا جس میں پاکستان اور بیرون پاکستان کے ممتاز فلسفیوں نے شرکت کی۔ اور اپنے قیمتی مقالات اور تقریروں میں فکر و دانش کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ فنانس منسٹر جناب محمد شعیب صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ اور گورنر بنگال جناب اعظم صاحب کی زوردار تقریر سے کانگرس کا افتتاح ہوا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میاں شریف صاحب، ڈائرکٹر ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ خصوصی سپاس و شکر کے سزاوار ہیں کہ جن کی اَن تھک کوششوں سے ہر سال یہ اجتماع انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ اور ملک کے دانشوروں کو موقع ملتا ہے کہ دو چار روز کے لئے تو کم از کم روز مرّہ کے نپے تلے معمولات سے دامن کشاں ہو کر کچھ لمحے علم و ادراک کی جان آفریں اور روح پرور فضاؤں میں بسر کر سکیں۔ اور اپنی ذہنی صلاحیتوں سے ٹھیک ٹھیک وہ کام لے سکیں کہ جس کے لئے انہیں انسانیت کے پر وقار لقب سے نوازا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ میاں صاحب، اپنے بڑھاپے اور عوارض کے باوجود، اپنے فرائض کو جس خوبی، جانفشانی اور سلیقے یا لگن کے ساتھ انجام دیتے ہیں یہ صرف انہیں کا حصہ ہے۔

یونیورسٹی کے وائس چانسلر ممتاز الدین احمد صاحب بھی ہم سب لوگوں کی طرف سے مخصوص شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے نہ صرف، مہمانوں کی سہولت و آسائش کا پورا پورا خیال رکھا۔ بلکہ کانگرس کے مختلف جلسوں میں بھی برابر شریک رہے۔ اس طرح ہمارے دوست ڈاکٹر دیو، جناب عبدالحی صاحب پرنسپل راج شاہی کالج اور ڈاکٹر مغنی نے جو یونیورسٹی میں سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں، جس جذبہ مہمان نوازی کا اظہار کیا اور جس طرح ہماری ایک ایک ضرورت کیلئے مخلصانہ دوڑ دھوپ کی اس کے لئے وہ ہم سب کے

دلی شکریہ کا استحقاق رکھتے ہیں۔

بیرونِ پاکستان سے ایک فرانس سے مسٹر پیلا تشریف لائے اور ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض ایس موِرتی پروفیسر آندھرا یونیورسٹی اور رائے جہا پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی نے انجام دیئے۔

مسٹر پیلا نے عربی ادبیات میں تصوّرِ جمال پر ایک تحقیقی مقالہ پڑھا۔ فرانس کے ذوقِ حسن کی رعایت سے یہ موضوع واقعی انتخاب کے لائق تھا۔ مگر افسوس ہے کہ موصوف، موضوع کے جملہ پہلوؤں پر روشنی نہیں ڈال سکے اور زیادہ تر ان کی تحقیق و کاوش کا ہدف صنفِ نازک ہی رہی۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے، تو آسانی سے یہ بتا سکتے تھے کہ عربوں کے جذبِ حسن پسندی نے لغت و ادب میں، قرأت و لہجہ میں، مصنوعات میں، اور تعمیرات میں کن کن خوارق کی تخلیق کی ہے۔

ایس موِرتی کا مضمون تصوّرِ انسان ۔ اور رائے جہا کا موضوع نفسیاتی تجزیہ، خاصہ رہا۔ مسٹر جہا چونکہ ہندوستان میں ایجابیت (POSITIVISM) کے مبلغ ہیں اس لئے ان کے مضمون میں قدرتی طور پر مابعد الطبیعیات حقائق کی تحقیر کا پہلو نمایاں تھا۔ وہ دراصل یہ بتانا چاہتے تھے کہ کتنی غلط فہمیاں اور مابعد الطبیعی ۔۔ مفروضے محض غلط پیرایۂ بیان کی وجہ سے ابھرتے ہیں۔ ایک صاحب نے اس پر چٹکی لی اور یہ پوچھ لیا کہ کیوں صاحب! تناسخ کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ انہوں نے برجستہ جواب دیا۔ میں یہ تو جانتا ہوں کہ مرنے سے پہلے ہر ایک شخص انسان ہی ہوتا ہے اس کے بعد اس پر کیا گذرتی ہے یہ نہیں جانتا۔

اس لطیفہ سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور سچی بات یہ ہے کہ ایجابیت پسند ہونے کی حیثیت سے انہیں یہی کہنا ہی چاہیئے تھا۔ فلسفہ مذہب پر خواجہ آشکار کا مقالہ ہمیں بہت بھایا۔ گذشتہ صدیوں سے مغرب کے نقطہ نظر سے اس پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ موضوع کن وسعتوں کا حامل ہے، اور کن خطوط پر اس سے تعرض کرنا چاہیئے۔ خواجہ صاحب نے اس پر جچے تلے انداز میں اظہار کیا۔ ہماری رائے میں یہ مصرعِ طرح، ایک مکمل غزل چاہتا ہے اور اس پر مزید غور و فکر ہونا ضروری ہے ہماری رائے میں خواجہ صاحب نے اپنے مقالہ میں جن خطوط و نقاط کا ذکر کیا ہے ان کی بنیاد پر ایک مکمل اور جامع فلسفۂ مذہب کی تعمیر ہمارے آئندہ پروگرام کا ایک اہم جزو ہونا چاہیئے۔

فلسفۂ حیات اور ماہیت جمال کے موضوع پر مجلس مذاکرہ بھی منعقد ہوئی جسے لوگوں نے بہت دلچسپی سے سنا۔ دوسرے حضرات کے علاوہ بنگال کے جادو بیاں مقرر مسٹر ابوالہاشم ڈائرکٹر اسلامک اکیڈیمی نے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں۔ انگریزی میں ایک شستہ اور پھبے دار تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ زندگی کے تقاضے کیا کیا ہیں۔ اور یہ کہ عمل و زندگی میں کیا رابطہ ہے؟ ماہیت جمال کا موضوع نسبتاً مشکل اور زیادہ دلچسپ تھا۔ لوگ یہ سننا چاہتے تھے کہ فلاسفہ کے نزدیک اس کے کیا معنی ہیں۔؟ یعنی حسن حقیقت نے ادب و شعر کی لطافت کو نکھار بخشا ہے؟ اور حسن نظام کائنات کی رعنائیاں قائم ہیں اس کی اپنی حیثیت کیا ہے۔ کیا یہ ایسی معروضی (OBJECTIVE) شئے ہے؟ یا اس کا تعلق محض موضوعی (SUBJECTIVE) پہلو سے ہے۔ اور یہ بار کہ اس کی تحقیق و آفرینش میں ان دونوں کی کارفرمائیوں کو دخل ہے دوسرے لفظوں میں نہ تنہا حسن حسن ہے اور نہ تنہا عشق۔ اس کا خلاق و سبب، بلکہ کچھ حسن کی اپنی زیبائیاں ہیں جو معروضیت لئے ہوئے ہیں۔ اور کچھ حضرت عشق کا فیضان نظر ہے، کہ جو اس کی ضیا افزائیوں کا باعث ہے۔ یہ اور اس نوع کے کچھ اور سوالات تھے جن کا لوگ فلسفہ کی متین زبان میں جواب سننا چاہتے تھے۔ ڈاکٹر سراج الحق، ڈاکٹر حمیدالدین، چوہدری عبدالقادر کمالی اور کرامت صاحب نے اپنے اپنے انداز میں ان سب کا جواب دیا ڈاکٹر سراج الحق کا مطالعہ، چوہدری عبدالقادر کی ژرف نگاہی، کمالی صاحب کی گہرائی اور کرامت صاحب کا سلجھا ہوا انداز استدلال حاضرین سے داد حاصل کرکے رہا۔

بحیثیت مجموعی ہمارا تاثر یہ ہے کہ یہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس سلسلہ میں تجاویز کا ایک مستقل نقشہ ہمارے ذہن میں ہے۔ جسے ہم اگلے پرچہ میں انشاء اللہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

ادارۂ ثقافت اسلامیہ کی تازہ مطبوعات

مسلمانوں کے سیاسی افکار

پروفیسر رشید احمد

مختلف زمانوں اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے بارہ مسلمان مفکروں کے نظریات پیش کئے گئے ہیں اور قرآنی نظریۂ مملکت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جس کو تمام مفکروں نے اپنے نظریات کی بنیاد قرار دیا ہے

قیمت:- ۵ روپے ۷۵ پیسے

اقبال کا نظریۂ اخلاق

پروفیسر سعید احمد رفیق

اقبال کے فلسفۂ حیات میں انفرادی اور اجتماعی اخلاق اور اخلاقی اقدار کی جو اہمیت ہے اس کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے

قیمت مجلد:- ۴ روپے غیر مجلد:- ۳ روپے

اسلام اور عدل و احسان

رئیس احمد جعفری

قرآن پاک اور احادیث نبوی سے عدل و احسان کے بارے میں کیا معلوم ہوتا ہے اور اپنی تاریخ کے مختلف زمانوں میں مسلمانوں نے عدل و احسان کو کہاں تک اپنایا ہے، ان مباحث پر سیر حاصل تبصرہ ہے۔

قیمت:- ۶ روپے ۵۰ پیسے

گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

ابوالامان امرتسری

گورو نانک جی اسلامی تعلیمات سے کس قدر متاثر تھے اور انہوں نے اپنی بانی میں قرآن اور احادیث نبوی کے مضامین کو کس طرح پیش کیا ہے

قیمت:- ۶ روپے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ

سیکرٹری ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ۔ لاہور